20419 ـ عورت نے اپنے رب سے كسى چيز كا عہد كيا اور اب اسے توڑنا چاہتى ہے

سوال

اگر كوئى عورت رب سے كيے ہوئے وعدہ كو ختم كرنا چاہے تو وہ كيا كرے؟
اس نے يہ وعدہ كسى دوسرے شخص پر غصہ كى حالت ميں كيا تھا، ليكن يہ عہد صرف اس كے اور اللہ كے درميان تھا، اور اب كچھ مدت گزرنے كے بعد وہ اس عہد سے رجوع كرنا چاہتى ہے، اسے توبہ كرنے كے ليے كيا كرنا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى سے كسى چيز كا عہد كرنا نذر كے الفاظ ميں سے ہے، اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (38934) كا جواب ديكھيں.

اور پھر اللہ تعالى نے بھى وعدہ پورا كرنے اور بے وفائى سے منع فرمايا ہے چاہے وہ وعدہ اللہ سبحانہ وتعالى كے ساتھ ہو يا پھر مخلوق كے ساتھ.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب تم عہد كرو تو اللہ تعالى كے عہد كو پورا كرو .

اور ايك دوسرے مقام پر كچھ اس طرح فرمايا:

اور ان ميں كچھ ايسے بھى ہيں جو اللہ تعالى سے عہد كرتے ہيں كہ اگر تو نے ہميں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تيرى راہ ميں صدقہ و خيرات كرينگے اور نيك و صالح لوگوں ميں ہونگے، اور جب اللہ تعالى انہيں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل كرنے لگتے ہيں، اور وہ اعراض كرتے ہوئے پھر جاتے ہيں، تو اللہ تعالى اس كى سزا ميں ان كے دلوں ميں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے مليں گے، اس كے سبب كہ انہوں نے وعدہ كرنے كے بعد اللہ تعالى سے وعدہ خلافى كى، اور جو وہ كذب بيانى كرتے تھے التوبۃ (75 ـ 77).

اور اس كا محل يہ ہے جب اطاعت والا فعل كرنا مراد ہو، مثلا انسان اپنے رب سے عہد كرے كہ وہ سچ بولے گا اور كذب بيانى سے كام نہيں لےگا، يا پھر اپنے مال ميں سے صدقہ كرے گا، اور يہ نذر ميں داخل ہے، اگرچہ قائل نذر

کے الفاظ کی صراحت نہیں کرتا.

لہذا جس شخص نے بھی اللہ تعالی سے عہد کیا، یا یہ کہا: میرے ذمہ ہے کہ میں اس میں سے کچھ اللہ تعالی کے لیے کرونگا، تو اس کا پورا کرنا لازم ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی نذر مانی وہ اس کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3618).

اس نذر کے پوری کرنے کے التزام میں کوئی خلل پیدا کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر انسان مطلق طور پر اسے پورا کرنے سے عاجز ہو جائے، تو پھر وہ قسم کا کفارہ ادا کرے؛ کیونکہ حدیث میں ہے:

" اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی اس میں استطاعت نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے "

اسے ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے دیکھیں: حدیث نمبر (3322)، حافظ رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ: (اس کے راوی ثقات ہیں، لیکن ابن ابی شیبہ نے موقوف روایت بیان کی ہے، اور وہ مشابہ ہے).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

(اور بالجملہ یہ کہ: جس نے بھی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتا، یا اس پر قادر تھا لیکن اس سے عاجز ہو گیا تو اس پر قسم کا کفارہ ہے).

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (10 / 72).

لیکن اگر وہ عمل جس کا التزام مراد ہے وہ معصیت و نافرمانی ہے تو اسے پورا کرنا جائز نہیں، وہ اس طرح کہ کوئی انسان اپنے رب سے عہد کرے کہ وہ اپنے بھائی سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے ملے گا، اور اس کا کوئی شرعی سبب بھی نہ ہو.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور جس نے اللہ تعالی کی نافرمانی اورمعصیت کی نذر مانی تو وہ اس کی معصیت و نافرمانی نہ کرے"

تو اس وقت معصیت کا عہد کرنے پر اللہ تعالی سے توبہ کرنی اور قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے، کیونکہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" معصیت و نافرمانی میں نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (2640) سنن ابو داود حدیث نمبر (3290) سنن ترمذی حدیث نمبر (1524) سنن نسائی حدیث نمبر (3834) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2125) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اسی طرح اگر وہ اللہ تعالی سے کسی کام پر عہد کرتا ہے، اور پھر وہ اس کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر دیکھتا ہے، جیسے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے ساتھ حسن سلوك اور اس پر خرچ نہ کرنا چاہے، تو اس عہد کو پورا کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ اسے ترك کرنا ضروری ہے، چاہے یہ بطور نذر ہو یا قسم کے طور پر؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے کسی چیز پر قسم اٹھائی اور پھر وہ اس کے علاوہ کوئی اور اس سے بہتر دیکھے تو وہ اس سے بہتر پر عمل کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1650).

اور سوال کرنے والی نے اپنے نفس کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کا ذکر سوال میں نہیں کیا تا کہ جواب محدود ہوتا، لیکن اس نے جو کچھ کیا ہے اس کا حکم اوپر جو کچھ تقسیم کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے.

واللہ اعلم .